بدعات اور مسلمان

(از جناب آمین صاحب گونڈوی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

آہ مسلم دہر میں تو اس قدر رسوا ہوا　پست قوموں سے بھی بدتر ہوگیا رتبہ ترا
تیری ہیبت سے لرزتے تھے کبھی اعدائے دیں　آج تیرا دبدبہ ان کے دلوں میں کچھ نہیں
وہ جو تیرے رعب سے گردن اٹھا سکتے نہ تھے　ذلت و نفرت سے کرتے ہیں وہی چرچے ترے
چھوڑ دی تو نے حصولِ عظمت و سطوت کی راہ　تجھ پہ آکر چھا گیا بدعت کا سیل بے پناہ
بدعتیں ایجاد کر رکھی ہیں تو نے بے شمار　اور بری رسموں پہ تو رہتا ہے ہر لحظہ نثار
غربت و افلاس کی موجب ہیں یہ رسمیں تری　قوم مسلم مفلس و قلاش انہی سے ہوگئی
وہ خواتیں جن پہ حوریں رشک کرتی تھیں کبھی　وہ نکلتی ہیں محرم میں بصد جلوہ گری
جو مقدس بیویاں تھیں پیکر شرم و حیا　ہاں انہی کے دم سے رسوا پردۂ شرعی ہوا
تعزیہ داری میں تو کرتا ہے دولت کو فنا　رشتۂ ایماں بھی تیرے ہاتھ سے جاتا رہا
چاہتا ہے بدعتوں پر تو ثوابِ شرع دیں　گھاس پتھر سے اُگے ممکن نہیں ممکن نہیں
تعزیہ داری ہے یا یہ شرک کا پیغام ہے　کلمۂ توحید بھی اس فعل سے بدنام ہے
تجھکو گر مطلوب ہیں دونوں جہاں کی عظمتیں　دور ہوجائیں ترے سر سے یہ ساری ذلتیں
تھام لے چنگل سے دامن سنت و قرآن کا　ہے فلاحِ دو جہاں کا بس یہی اک سلسلہ

دل سے آمین کے نکلتی ہے دعا لیل و نہار
دین پر قائم مسلمانوں کو رکھ پروردگار!